بسم اللہ الرحمٰن الرحیم


# الفتوی انٹرنیشنل نمبر ۲۴ Al Fatwa International No. 24

سرپرستِ اعلیٰ: سید عبدالحفیظ شاہ — ربیع الاوّل ۱۴۲۱ھ مطابق جون ۲۰۰۰ء — مدیر: ڈاکٹر سید راشد علی


## جماعت احمدیہ کی تعداد اور پچاس لاکھ اور ایک کروڑ نئی بیعتیں!

## حقائق کیا ہیں؟ - از سابق احمدی پروفیسر منوّر ملک

پروفیسر منور احمد ملک گجر خان گورنمنٹ کالج کے سینئر پروفیسر اور پاکستان کے نامور سائنس دان ہیں۔ پیدائشی طور پر قادیانی تھے، اللہ ربّ العزت نے توفیق بخشی تو قادیانی کرتوتوں کو دیکھ کر اسلام قبول کر لیا۔ ذیل کے مضمون میں انہوں نے قادیانیوں کی تعداد کے بارے میں ایک تجزیاتی رپورٹ مرتب فرمائی ہے جو قادیانی جماعت کے خورد و کلاں کی آنکھیں کھولنے کیلئے کافی ہے۔ اس مضمون میں انہوں نے قادیانیوں کو ''احمدی'' لکھا ہے۔ ان کی خواہش کے احترام میں ہم نے اسے جوں کا توں رہنے دیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ شاید ایسا لکھنے سے اسے ہر قادیانی پڑھے گا۔ خدا کرے ایسا ہی ہو اور یہ مضمون ان کیلئے ہدایت کا باعث بن جائے اور مرزا طاہر کا فراڈ قادیانیوں پر ظاہر ہو۔ اعداد و شمار کے مسئلہ میں ہر قادیانی باون گز کا ہے اس لئے کہ پانچ کو پچاس اور پچاس کو پانچ قرار دینا ان کے نبی کی سنت مؤکدہ ہے۔ قارئین سے استدعا ہے کہ اسے پڑھیں اور ہر ملنے والے قادیانی کو پڑھائیں (مدیر)

جماعت احمدیہ کی تعداد کے بارے میں اکثر علماء کرام ایسے اعداد اور شمار پیش کرتے ہیں جسے احمدی فوراً رد کر دیتے ہیں۔ علماء کرام کے بیان کے مطابق پاکستان میں احمدیوں کی تعداد ایک لاکھ کے قریب ہے۔ علماء اس تعداد کو بیان کر کے حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ پاکستان کی ۱۳ کروڑ آبادی میں احمدیوں کی جو نسبت بنتی ہے اس کے مطابق ان کو شہری حقوق دیئے جائیں۔ مثلاً ملازمتوں میں ان کو ان کی تعداد کے مطابق سیٹیں دی جائیں۔ علماء کی بیان کردہ تعداد کے مطابق ۱۳ کروڑ (۱۳۰۰ لاکھ) کے مقابل پر قادیانیوں کی تعداد ایک لاکھ بنتی ہے۔ جس کی نسبت تیرہ سو پر ایک ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر تیرہ سو سیٹیں ہوں تو ایک سیٹ احمدیوں کو ملے گی۔ علماء اس بات پر شاکی ہیں کہ احمدیوں کو انکے حق سے بہت زیادہ دیا جاتا ہے۔ اسی نسبت کو سامنے رکھتے ہوئے قومی اسمبلی کی سیٹوں کی تعداد میں سے (جو کہ ۲۶۰) ایک سیٹ کا چوتھائی حصہ بھی نہیں بنتا۔ جبکہ احمدیوں کو ایک سیٹ ملی ہوئی ہے۔ اسی طرح تمام صوبوں کی صوبائی اسمبلیوں کے ارکان کی کل تعداد ۴۰۶ بنتی ہے جس میں سے احمدیوں کی آدھی سیٹ بھی نہیں بنتی جبکہ احمدیوں کو ۴ سیٹیں ملی ہوئی ہیں۔ دوسری طرف جماعت اپنی تعداد پاکستان میں ۴۵ لاکھ بتاتی ہے۔ یہ وہ تعداد ہے جو آج سے ۲۵ سال پہلے بتائی جاتی تھی (جب ۱۹۷۴ء میں احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا)۔ جماعت احمدیہ نے آج تک باضابطہ اپنی تعداد کا اعلان نہیں کیا۔ مذکورہ بالا تعداد جماعت کے مربی (مولوی)، امیر جماعت و دیگر سرکردہ افراد بے ضابطہ طور پر جماعت کے افراد کے حوصلے رکھنے کے لئے بتاتے ہیں۔ جماعت یا جماعت احمدیہ جھوٹ نہیں بول سکتے۔ ان کے ایمان کے مطابق دنیا ادھر سے ادھر ہو جائے یہ جھوٹ نہیں بول سکتے۔ لہٰذا وہ اس تعداد پر یقین رکھتے ہیں۔ خاکسار نے اس جماعت میں ۴۰ سال گزارے ہیں اپنا بچپن اور جوانی کا سنہری دور اس جماعت میں گزارا ہے۔ اپنی تمام توانائیاں اس جماعت کی بہتری کیلئے وقف کئے رکھیں اور ایک جنونی احمدی کے طور پر ہر کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ پنجاب یونیورسٹی میں ایم ایس سی (M.Sc.) کے دوران احمدی طلباء کا قائد (زعیم) رہا۔ چکوال میں سروس کے دوران نگران کے طور پر رہا۔ اور جہلم میں نائب امیر جماعت احمدیہ ضلع جہلم کے عہدے پر بھی رہا۔ مگر جب جماعتِ احمدیہ میں جھوٹ کی فراوانی، اسلامی اقدار کا فقدان، انصاف و عدل سے خالی، ظلم و بربیت کا دور دورہ دیکھا تو ۱۵ جنوری ۱۹۹۹ء بمطابق ۲۶ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ جمعۃ الوداع کے دن اپنے خاندان کے ۱۱۲ افراد کے ساتھ احمدیت سے توبہ کر کے اسلام قبول کر لیا۔ (یہ تعداد ۱۹۱ ہو چکی ہے)۔ اس لئے خاکسار کی بیان کردہ باتیں اور اعداد و شمار ذاتی مشاہدے اور جماعتی عہدوں پر فائز رہنے کی وجہ سے ذاتی علم کی بنیاد پر ہیں۔

جماعت احمدیہ کے ذمہ دار افراد جو تعداد اپنی بتاتے ہیں وہ ابھی تک ۴۵ لاکھ کے قریب ہے، گویا ۲۵ سال پہلے جو تعداد تھی اب بھی وہی ہے۔ البتہ چند غیر ذمہ دار ۵۰ سے ۶۰ لاکھ کے قریب بتا دیتے ہیں، اگر ہم اس تعداد کو ۵۰ لاکھ فرض کر لیں تو اس پر ایک جائزہ لیا جا سکتا ہے۔ ۵۰ لاکھ کی تعداد کے حساب سے پاکستان میں ان کی تعداد کے حوالے سے نسبت ۲۶:۱ کی بنتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہر ۲۶ افراد پر ایک احمدی ہوگا۔ یہ نسبت پاکستان کے کسی بھی ضلع میں موجود نہیں۔ ۲۶:۱ کی نسبت تقریباً ۴ فیصد بنتی ہے۔

### تعلیمی میدان :

ایک عام تاثر یہ ہے کہ احمدی لوگ تعلیمی میدان میں بہت آگے ہیں۔ یہ درست ہے کہ جماعت بچوں کی تعلیم کے بارے میں بہت زور دیتی ہے، ایک عرصہ تک بورڈ، یونیورسٹی

سے پوزیشن لینے والوں کو انعام دیئے جاتے رہے ہیں۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ احمدی بچوں کی کم از کم ۸۰ فیصد تعداد تعلیم حاصل کرتی ہے جبکہ چناب نگر (ربوہ) کی خواندگی کی شرح ۹۵ فیصد بتائی جاتی ہے، اس بنیاد پر اگر ہم جائزہ لیں تو چناب نگر (ربوہ) کے تعلیمی اداروں کے علاوہ پاکستان میں کسی بھی تعلیمی ادارے میں ۴ فیصد احمدی طلباء نہیں ہیں حالانکہ پاکستان کی خواندگی کی شرح ۳۰ فیصد کے قریب ہے۔ اس طرح تو ہر تعلیمی ادارے میں احمدیوں کی تعداد ۸ فیصد سے بھی زیادہ ہونی چاہیئے۔ پنجاب یونیورسٹی کی ۱۰ ہزار کی تعداد میں چار فیصد کے حساب سے ۴۰۰ احمدی طلباء ہونے چاہیئے تھے مگر وہاں پر تعداد ۴۵ تھی جس میں سے ۱۰ مقامی اور ۳۵ پورے پاکستان سے تھے۔ (یہ جائزہ ۱۹۸۲ کا ہے) چکوال کالج کی ۱۵۰۰ تعداد میں سے ۶۰ طلباء احمدی ہونے چاہیئے تھے مگر ۱۹۸۶ء میں ایک بھی نہیں تھا جبکہ ۱۹۸۸ء میں زیادہ سے زیادہ تین تھے۔ گورنمنٹ کالج ٹاہلیانوالہ جہلم میں ایک ہزار کی تعداد میں ۴۰ احمدی طلباء ہونے چاہیئے تھے مگر ۱۹۸۹ء تا ۱۹۹۵ء تعداد نہیں بڑھی۔ گورنمنٹ کالج گوجرخان میں ۱۹۹۵ء ایک ہزار کی تعداد پر ۴۰ احمدی طلباء ہونے چاہیئے تھے جبکہ زیادہ سے زیادہ تعداد ۲ رہی ہے اب وہ بھی نہیں ہے۔ (یہ سب ذاتی مشاہدے کے مطابق ہے)۔

پورے پاکستان کے ایم ایس سی (فزکس) اور پی ایچ ڈی (فزکس) کے افراد پر مشتمل ایک سوسائٹی ''**پاکستان انسٹیٹیوٹ آف فزکس**'' بنی ہوئی ہے، جن کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ ہے۔ اس میں احمدیوں کی تعداد کم از کم ۴۰ ہونی چاہیئے تھی مگر اس میں کل تعداد ۴ تھی جس میں سے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب فوت ہو چکے ہیں اور خاکسار جماعت چھوڑ چکا ہے۔ اب یہ تعداد ۲ رہ گئی ہے۔ **پنجاب لیکچرز اینڈ پروفیسرز ایسوسی ایشن** کے ممبران کی کل تعداد ۱۴ ہزار سے زائد ہے اس میں ۵۶۰ احمدی پروفیسر ہونے چاہیے تھے جبکہ ان کی تعداد ۲۵ سے بھی کم ہے۔ جماعت احمدیہ جو کہ تعلیمی میدان میں بہت آگے ہے اس میدان میں یہ حالت ہے کہ کسی بھی لیول پر اس کی آبادی والی نسبت موجود نہیں۔ اس جائزے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ تعلیمی میدان میں بھی ان کی شمولیت ۵ فیصد سے بھی کم ہے اس کی بنیاد پر اگر تعداد کا اندازہ لگایا جائے تو چھ لاکھ سے کم بنتی ہے۔

## مالی میدان:

جماعت احمدیہ میں چندوں کی بھر مار ہے۔ ایک احمدی پر اس کی ماہوار آمد کا چھ فیصد **چندہ عام** لاگو ہے۔ اس کی ادائیگی لازمی ہے۔ عدم ادائیگی پر وہ چندہ اس آدمی کے کھاتے میں بطور بقایا نام ہو جاتا ہے۔ اگر ایک احمدی چندہ دینے سے انکار کردے تو وہ احمدی رہ نہیں سکتا حالانکہ چندہ ایک اختیاری مد ہے جس کی شرح مخصوص نہیں ہوتی آدمی حسب توفیق ادا کر سکتا ہے جبکہ ٹیکس کی شرح مخصوص ہوتی ہے اس کی ادائیگی لازمی ہوتی ہے، عدم ادائیگی پر بقایا نام رہ جائے گا ختم نہیں ہوگا۔ **چندہ عام** کے ساتھ مندرجہ ذیل دوسرے چندے یہ ہیں:

☆ **چندہ جلسہ سالانہ**

☆ **چندہ تحریک جدید**

☆ **چندہ وقف جدید**

☆ **چندہ صدسالہ جوبلی** (اب ختم ہو چکا)

☆ **چندہ خدام الاحمدیہ** (چندہ مجلس) یہ نوجوانوں پر لاگو ہے۔

☆ **چندہ تعمیر ہال** (یہ ہال ۱۹۷۳ء کے قریب تعمیر ہوا تھا مگر چندے کی وصولی ابھی تک جاری ہے)

☆ **چندہ بوسنیا**

☆ **چندہ افریقہ**

☆ **چندہ ڈش اینٹینا** (احمدیہ ٹی وی نیٹ ورک کا)

☆ **چندہ لجنہ اماء اللہ** (یہ خواتین پر لاگو ہے)

☆ **چندہ اطفال** (یہ بچوں پر لاگو ہے)

☆ **چندہ انصار** (یہ سال سے زائد عمر کے لوگوں پر لاگو ہے) وغیرہ۔

خلاصہ کلام یہ کہ ایک احمدی کو اپنی آمد کا کم از کم ۱۰ فیصد ماہوار چندہ دینا پڑتا ہے۔ چندوں کی وصولی کا رضاکارانہ نظام موجود ہے، جس میں وصولی کرنے والے کا کوئی کمیشن نہیں۔ جماعت کا یہ مالی نظام شاید ہی کہیں اور ہو۔ سال میں دو تین بار مختلف چندوں کے مختلف انسپکٹرز مرکز سے آ کر حساب وغیرہ چیک کرتے ہیں اور کل وصول شدہ رقم مرکز (چناب نگر) میں پہنچانا یقینی بناتے ہیں۔ اس مالی نظام کی بناء پر جماعت احمدیہ پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ یہ بڑی منظم جماعت ہے، حالانکہ اس کا کوئی نظام نہیں، قواعد وضوابط، اصول وغیرہ نہیں ہیں۔ منظم طریقہ سے چندہ وصول نہ ہوتا تو آج مرزا صاحب کے خاندان کے ہر شہزادے کے نام کئی کئی مربعے نہ ہوتے اور نہ ہی عیش وعشرت کی زندگی گزار رہے ہوتے یہ سب اسی مالی نظام کی برکات ہیں۔ خیر اس کے بارے میں کسی اور موقعہ پر بات کی جائے گی جب احمدی جذبات میں آ کر ان برکات سے انکار کریں گے۔

**چندہ تحریک جدید** میں ہر مرد اور عورت، جوان، بوڑھا اور بچہ شامل کیا جاتا ہے۔ جماعت اس بات پر پورا زور لگاتی ہے کہ ہر ذی روح تحریک جدید میں شامل ہو بلکہ کچھ بے روح بھی اس میں شامل ہیں یعنی فوت شدہ افراد کے نام کا چندہ ان کے لواحقین سے لیا جاتا ہے۔ اب اگر کسی بستی سے تحریک جدید میں شامل ۱۲۰۰ افراد ہوں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہاں کی احمدی آبادی ۱۲۰۰ افراد پر مشتمل ہے۔ حالانکہ اس میں فوت شدہ افراد بھی شامل ہیں۔

اب اس دلیل کے بعد یہ بتانا چاہوں گا کہ پورے پاکستان میں تحریک جدید کے کل ممبران ایک لاکھ سے کم ہیں۔ ممکن ہے اب دو چار ہزار زائد ہو چکے ہوں اور جماعت فوراً اپنی جماعت میں یہ اعلان کردے گی کہ ایک لاکھ والی بات بالکل غلط ہے اور جماعت کے افراد یہ سمجھنے لگیں گے کہ شاید ۱۵-۲۰ لاکھ ممبران ہوں گے حالانکہ ایک لاکھ سے دو چار ہزار زیادہ تو ہو سکتے ہیں مگر ۲ لاکھ سے کسی بھی طرح زیادہ نہیں ہو سکتے۔ تحریک جدید کے انسپکٹرز

حضرات کی زبانی یہ معلوم ہوا تھا کہ ایک لاکھ کی تعداد پوری کرنی ہے۔ اب اگر علماء کی بیان کردہ تعداد کو لیا جائے تو وہ تحریک جدید کے ممبران کی تعداد کے ساتھ ملتی ہے، جبکہ احمدیوں کی بیان کردہ تعداد ۵۰ لاکھ کسی طرح بھی ثابت نہیں ہوتی۔ یہ تعداد صرف اپنی جماعت کے افراد کے مورال کو قائم رکھنے کیلئے بتائی جاتی ہے۔ اب ۱۹۹۸ء میں مردم شماری ہو چکی ہے۔ اس میں احمدیوں کو ہدایت ملی تھی کہ جو افراد بیرون ملک گئے ہوئے ہیں اور وہاں عرصہ دراز سے مقیم ہیں، وہاں شہریت حاصل کر کے وہاں کی جماعتوں میں شامل ہیں، ان کے بھی نام پاکستان میں شامل کیے جائیں۔ اس طرح ہزاروں افراد جو بیرون ملک سیٹل ہیں ان کی تعداد بھی یہاں شامل ہے۔ اس کے باوجود ان کی کل تعداد ۲ لاکھ سے ۳ لاکھ کے درمیان ہوگی۔ مردم شماری کے تفصیلی نتائج سامنے آنے کے بعد حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی اس کیلئے چند ماہ کے انتظار کی ضرورت ہے۔ یہ واضح رہے کہ جماعت بغیر کسی وجہ کے ان کے نتائج کو تسلیم نہیں کرے گی۔

## راولپنڈی ڈویژن میں احمدیوں کی تعداد

اگر ضلع جہلم کی جماعت کا جائزہ لیں تو اس وقت ضلع جہلم میں ۱۲/۱۱ جگہ جماعت موجود ہے۔ سب سے بڑی جماعت محمود آباد جہلم ہے۔ محمود آباد میں ۱۹۲۰ء میں ایک فیصد آبادی احمدیوں کی تھی۔ ۱۹۲۴ء میں ایک احمدی کے غیر احمدی کا جنازہ احمدیوں نے پڑھنے سے انکار کر دیا، جس پر ایک بہت بڑا خاندان جماعت چھوڑ گیا۔ پھر آہستہ آہستہ کوئی نہ کوئی خاندان جماعت چھوڑتا چلا گیا اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔ ۱۹۷۴ء سے قبل یہ تعداد ۵۰ فیصد رہ چکی تھی۔ ۱۹۷۴ء کے بعد ۳۵ فیصد کے قریب رہ گئی، اب ۳۰ فیصد سے بھی کم آبادی احمدیوں کی ہے۔ گزشتہ پچاس برسوں میں کوئی ایک بھی نیا خاندان احمدی نہیں ہوا بلکہ تسلسل سے جماعت چھوڑی جا رہی ہے۔ باوجود اسکے کہ احمدی، غیر احمدی مسلمانوں سے ہوئے، بعد میں وہ خود اور ان سے ہونے والی اولاد احمدی نہیں ہیں۔ پس جو چند ایک مسلمان عورتوں سے احمدی مردوں نے شادیاں کیں وہ خاندان آہستہ آہستہ جماعت چھوڑتا چلا گیا۔

جماعت میں ایک ایسا سیٹ اپ بن چکا ہے جو ظالم ترین آمریت کا نظام ہے۔ انشاءاللہ اب یہ خود ہی ختم ہو جائے گی علماء کو اپنی توانائی اس طرف ضائع نہیں کرنی چاہیے۔ جہلم شہر میں ایک بہت بڑی جماعت ہوا کرتی تھی جس میں سب سے بڑا خاندان سیٹھی برادری کا تھا جو آہستہ آہستہ جماعت چھوڑتا چلا گیا۔ ۱۹۷۴ء میں خاصی تعداد جماعت سے علیحدہ ہو گئی۔ اب زیادہ سے زیادہ ۳۵ گھروں پر مشتمل ایک جماعت ہے، جس کی تعداد آہستہ آہستہ کم ہو رہی ہے۔ تیسرے نمبر پر پاکستان چپ بورڈ فیکٹری ہے جو مرزا طاہر احمد صاحب کے بھائی مرزا منیر احمد کی ہے۔ یہ مرزا صاحب کے خاندان کے شہزادوں کا بڑا مسکن ہے۔ مرزا منیر احمد کا بیٹا نصیر احمد طارق ضلع جہلم کا امیر جماعت ہے۔ انشاءاللہ اس کی آمرانہ پالیسیوں کی وجہ سے جماعت علماء کرام کی کوششوں کے بغیر ہی انجام کو پہنچ جائے گی۔ اس فیکٹری میں ۱۶/۱۵ احمدی نوجوان ملازم ہیں باقی سب مسلمان ہیں۔ ضلع جہلم کی جماعت کو کنٹرول کرنے والا محرک گروہ یہاں پر موجود ہے۔ اس کے علاوہ کالا گوجراں میں ایک بڑی جماعت ہوا کرتی تھی اب وہ بھی چند افراد پر مشتمل ہے کل ۱۰/۸ گھر احمدیوں کے ہونگے۔ چک جمال میں ایک جماعت ہوا کرتی تھی اب وہاں جماعت ختم ہو چکی ہے۔ البتہ ۳/۲ احمدی ملازم کالا ڈپو میں موجود ہیں۔ منگلا میں چند ملازم پیشہ جو دوسرے شہروں سے آئے ہوئے ہیں ان پر مشتمل ایک چھوٹی سی جماعت ہے جو ۵/۴ گھروں پر مشتمل ہوگی۔ روہتاس میں ایک گھرانے پر مشتمل جماعت ہے۔ کوٹلہ فقیر میں ایک بہت بڑی جماعت تھی جو کہ اب ختم ہو چکی ہے۔ جادہ میں ایک جماعت تھی جو کہ اب ختم ہو چکی ہے اور احمدیوں کی عبادت گاہ اب مسلمانوں کے پاس ہیں۔ مستیال میں دو گھروں پر مشتمل ایک جماعت ہے جو مستقبل قریب میں ختم ہو جائیگی۔ کوٹ بصیرہ میں احمدی ختم ہو چکے ہیں۔ تحصیل پنڈ دادن خاں میں ڈنڈوت میں ۴/۳ گھروں پر مشتمل ایک جماعت ہے۔ یہ سارے افراد سیمنٹ فیکٹری میں ملازم ہیں، شاید اب وہ بھی نہ ہوں کیونکہ سیمنٹ فیکٹری کے بند ہونے خبر سنی گئی ہے۔ کھیوڑہ میں دو تین گھر ہیں وہ بھی ملازم پیشہ جو دوسرے شہروں سے آئے ہیں۔ پنڈ دادن خان میں جماعت موجود ہے ۱۵/۱۰ گھروں مشتمل ہے۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ پورے ضلع میں احمدیوں کی کل تعداد ایک ہزار سے بھی کم ہے۔ تحصیل سوہاوہ بالکل خالی ہے کہیں ایک جماعت بھی نہیں۔ ایک ہزار تعداد کا سن کر احمدی خوش ہونگے کہ چلو زیادہ ہی بتائی ہے کچھ تو پردہ رہ گیا ہے۔

ضلع جہلم کی کل آبادی ۱۵ سے ۲۰ لاکھ کے قریب ہوگی۔ اس میں ایک ہزار کی نسبت ۱:۲۰۰۰ بنتی ہے۔ ۱۹۰۳ء میں مرزا غلام احمد قادیانی جہلم کچہری میں مولوی کرم دین صاحب آف بھیں چکوال کے ساتھ ایک مقدمہ کے سلسلہ میں جہلم آئے، جہاں دو تین دن ٹھہرے۔ ان کے قیام وطعام کا سارا انتظام جہلم کی جماعت نے کیا۔ اس وقت جہلم میں کافی جماعت تھی۔ محمود آباد بھی تقریباً سارا احمدی تھا زیادہ تر اخراجات راجہ پینڈے خاں آف دارا پور جہلم نے ادا کیے۔ تین دنوں میں جہلم میں ۱۳۰۰ افراد احمدی ہوئے۔ ذرا غور فرمائیے کہ ۱۹۰۳ء سے قبل خاصی جماعت موجود تھی اور پھر ۱۳۰۰ نئے احمدی بھی ہوئے۔ آج جبکہ اس بات کو ۹۶ سال ہو چکے ہیں اگر صرف وہی خاندان احمدیت پر قائم رہتے تو چوتھی نسل کے بعد اب انکی آبادی ایک لاکھ سے زیادہ ہوتی۔ اب جبکہ پورے ضلع کی آبادی ایک ہزار سے کم ہے تو جماعت کی ترقی کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ گویا ۹۹ فیصد احمدی جماعت چھوڑ گئے۔

ضلع چکوال میں شہر کے اندر ۵، ۶ گھر احمدیوں کے ہیں جبکہ ایک درجن سے زائد گھر اب احمدیت چھوڑ چکے ہیں۔ موضع بھون میں ۸، ۱۰ گھر ہیں، کلر کہار میں ۵، ۶ گھر، دھرکنہ میں ۲ گھر اور بوچھال کلاں میں ۴ گھر احمدیوں کے ہیں۔ پنجند میں ۸، ۱۰ گھر احمدیوں کے ہیں، رتھوچھا میں بھی ۶، ۷ گھر احمدیوں کے موجود ہیں۔ سب سے بڑی جماعت دلمیال کی ہے جہاں پہلے نصف سے زائد گاؤں احمدی تھا، اب ۲۵، ۳۰ گھر احمدیوں کے رہ گئے ہیں۔ یہ وہی گاؤں ہے جہاں ایک احمدی خاتون کے تین بیٹے جنرل تھے۔ اب یہ جماعت بھی آخری سانسوں میں ہے۔ پورے ضلع چکوال میں احمدیوں کی کل تعداد ۶۰۰ کے قریب ہوگی جبکہ ضلع چکوال کی کل آبادی ۱۲، ۱۳ لاکھ ہوگئی۔ احمدیوں کی کیا نسبت بنتی ہے اس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ جن جماعتوں کا ذکر کر رہا ہوں ان میں ہر جماعت سے بہت سے لوگ اب جماعت چھوڑ چکے ہیں۔ علاقے کے لوگ یہ جانتے ہیں کہ لوگ مسلمان ہوتے ہیں

احمدی کبھی نہیں کوئی ہوتا۔ یہ بات احمدیوں کو بھی بہت پریشان کرتی ہے اور ان کی نوجوان نسل کو مایوس کرنے والی سب سے بڑی وجہ ہے۔

## ضلع راولپنڈی:

اس ضلع میں کل کتنی تعداد ہوگی اس کا اندازہ تو مشکل ہے البتہ اس انداز سے جائزہ لیا جا سکتا ہے کہ راولپنڈی شہر میں نماز جمعہ ادا کرنے والی دو جگہیں ہیں - ایک مری روڈ پر تین منزلہ عمارت تیلی محلّہ اسٹاپ کے قریب ہے، دوسری عیدگاہ کے نام سے سیٹلائٹ ٹاؤن 'ای' بلاک کے پاس تھی مگر جب انہوں نے وہاں عیدگاہ کے نام سے تعمیر شروع کی تو مسلمانوں نے احتجاج کر کے اسے بند کروادیا۔ اب انہوں نے اسے فروخت کر دیا ہے اور ۶۹ ای میں پیر انوار الدین احمد (متوفی) کے مکان کو خرید کر اس مکان کے پچھلے حصہ میں ڈبل اسٹوری عبادتگاہ بنائی ہے۔ ان دونوں جگہوں پر زیادہ سے زیادہ دو ہزار افراد نماز پڑھ سکتے ہیں ۔احمدیوں میں نماز جمعہ کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔ مرد عورتیں بچے بوڑھے تمام جمعہ کیلئے جاتے ہیں۔ تقریباً ۹۰ فیصد آبادی جمعہ پر پہنچ جاتی ہے۔ اب اگر دونوں عبادت گاہوں میں ۲ ہزار افراد آسکتے ہیں تو راولپنڈی شہر میں احمدیوں کی تعداد کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ دو ہزار کی تعداد تو صرف احتیاطاً لکھ رہا ہوں ورنہ عیدگاہ میں تو ۱۵۰ تا ۲۰۰ افراد آتے تھے، مری روڈ پر ۵۰۰/۶۰۰ کے قریب آتے تھے۔ (یہ اپنے مشاہدے کی بات کر رہا ہوں کیونکہ راقم ۱۹۸۴ء سے ۱۹۸۹ء تک اکثر و بیشتر جمعہ کے لئے ان دو عبادتگاہوں میں جاتا رہا ہے) علاقائی جماعتیں بھی برائے نام ہیں۔ تحصیل گوجر خان میں گوجر خان شہر میں ۱۰، ۱۱ گھروں پر مشتمل ایک جماعت ہے۔ گوجر خان سے ۸، ۱۰ کلومیٹر دور ایک بہت پرانی جماعت چنگا بنگیال میں ہے جو اب آخری سانسوں میں ہے، چند گھر باقی رہ گئے ہیں۔ تحصیل گوجر خان میں کل تعداد ۲۵۰ کے قریب ہوگی۔ پورے ضلع راولپنڈی کی تعداد ۳ سے ۴ ہزار تک ہو سکتی ہے۔

## اسلام آباد:

اسلام آباد میں ایک عبادتگاہ ہے جو سنگل اسٹوری ہے اس میں زیادہ سے زیادہ ۷۰۰ افراد جمعہ کو آتے ہیں۔ اسی طرح اسلام آباد میں احمدیوں کی تعداد ایک ہزار سے تجاوز نہیں کرتی جبکہ دو چھوٹی چھوٹی جماعتیں دیہاتوں میں ہیں۔ اسی طرح راولپنڈی اسلام آباد کے اضلاع میں کل تعداد ۵ سے ۶ ہزار تک ہو سکتی ہے۔ یقیناً احمدی اسے پڑھ کر خوش ہوں گے کہ چلو ہماری اصل تعداد سے زیادہ ہی ظاہر کیا ہے، کچھ پردہ رہ گیا ہے۔ پورا صوبہ سرحد احمدیوں سے خالی ہے، پورے صوبے میں ایک ہزار کے قریب احمدی ہوں گے۔ انشاءاللہ احمدی اس تعداد پر بھی خوش ہوں گے۔ صرف چناب نگر (ربوہ) ایسا شہر ہے جہاں صرف احمدی آباد ہیں ۔ وہ تعداد ۳۰/۳۵ ہزار افراد پر مشتمل ہوگی۔ ضلع بہاولپور، ضلع رحیم یار خان، بہاولنگر یعنی پوری ریاست بہاولپور میں کل تعداد ۱۵۰۰ سے کم ہے۔ یہ اعداد و شمار راقم کے ذاتی مشاہدے کی بنیاد پر ہیں۔ مذکرہ بالا سات ضلعوں میں تعداد ۸ ہزار بنتی ہے۔ ۴۵ لاکھ کہاں آباد ہیں؟

## پچاس لاکھ بیعتیں

۱۹۹۳ سے جماعت نے ایک نیا سلسلہ شروع کیا ہے جسے عالمگیر بیعت کا نام دیا گیا ہے۔ ۱۹۹۳ء فروری یا مارچ میں پوری جماعت کو یہ ٹارگٹ دیا گیا کہ جولائی ۱۹۹۳ء تک ۲ لاکھ نئی بیعتیں کروائی جائیں۔ اسکا اعلان جلسہ سالانہ لندن میں جولائی کے مہینہ میں کیا جائے گا اور اس دن عالمگیر بیعت ہوگی۔ ۲ لاکھ کے ٹارگٹ کو پوری دنیا میں تقسیم کر دیا گیا، اس میں سے جہلم کے حصہ میں ۵۰ کی تعداد آئی۔ یہ کیونکہ نئی تحریک تھی پوری جماعت حرکت میں آگئی۔ ۵۰ کے مقابل پر ۲۷ افراد کی بیعت کروائی گئی، یہ تقریباً سبھی وہ افراد تھے جو یا تو پہلے احمدی تھے اور بعد میں جماعت چھوڑ گئے یا پھر انکے والد یا والدہ احمدی تھیں، مگر اب اور ان کے بچے جماعت میں شامل نہیں تھے لہٰذا ان کی بیعت فارم پر کروا کر ۲۷ کی تعداد پوری کردی گئی۔ ۱۹۹۳ء کے جلسے میں مرزا طاہر احمد نے بڑے فخر سے اعلان کیا کہ ٹارگٹ پورا ہو گیا ہے۔ اس طرح دو لاکھ بیعتیں ہو گئی ہیں۔ جماعت میں تو خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ اب مرزا طاہر نے اعلان کیا کہ اگلے سال کا ٹارگٹ ڈبل ہے یعنی چار لاکھ۔ اس میں سے جہلم کے حصہ میں ۱۶۰ کا ٹارگٹ آیا، مگر پورے سال کی محنت کے بعد ۵، ۷ افراد کے فارم پُر ہو سکے گویا ٹارگٹ بالکل پورا نہ ہو بلکہ ۱۰ فیصد بھی نہ ہو سکا۔ مگر ۱۹۹۴ء کے جلسہ سالانہ میں مرزا طاہر صاحب نے اعلان کیا کہ ۴ لاکھ کا ٹارگٹ پورا ہو چکا ہے۔ اب اگلے سال ۱۹۹۵ء کیلئے ۸ لاکھ کا مقرر کیا گیا ہے، جہلم کو تقریباً ۳۰۵ کا ٹارگٹ ملا، ۳، ۴ فارم پر ہو سکے۔ یہی حال راولپنڈی اور چکوال کا تھا۔ مگر ۱۹۹۵ء میں جلسہ پر مرزا طاہر صاحب نے ٹارگٹ پورا ہونے کی نوید سنا دی۔ اب ۱۹۹۶ء کیلئے ۱۶ لاکھ کا ٹارگٹ دیا گیا، جہلم کو ۷۰۰ سے زائد کا ٹارگٹ ملا، جواب میں دو تین فارم پر ہو سکے۔ ۱۹۹۶ء کے جلسہ پر ۱۶ لاکھ کا ٹارگٹ پورا ہونے کا اعلان ہوا۔ ۱۹۹۷ء کیلئے ۳۲ لاکھ کا ٹارگٹ مقرر ہوا، جہلم کیلئے ۱۵۰۰ کا ٹارگٹ ملا جبکہ فارم ۴، ۵ افراد کے پُر ہو سکے، مگر ۱۹۹۷ء کے جلسہ پر ٹارگٹ پورا ہونے کا اعلان کر دیا گیا۔ ۱۹۹۸ء کیلئے ۶۴ لاکھ کا ٹارگٹ دیا گیا۔

جولائی ۱۹۹۸ء میں راقم اپنے گاؤں محمود آباد گیا۔ وہاں چند لوگوں سے باتیں کرتے ہوئے راقم نے کہا کہ اب ۶۴ لاکھ کا اعلان نہیں ہوگا کیونکہ اس سے شک پڑ سکتا ہے، اب ۵۰ کے قریب بتایا جائے گا۔ پھر یہی ہوا کہ ۱۹۹۸ء کے جلسہ پر ۵۰ لاکھ نئی بیعتوں کی نوید سنائی گئی۔ اس ٹارگٹ میں سے جہلم کو ۳۰۰۰ کا ٹارگٹ ملا تھا۔ ۱۹۹۳ء سے ۱۹۹۹ء تک جہلم کو گیارہ ہزار سے زائد کا ٹارگٹ مل چکا ہے مگر جواب میں ۲۰۰ سے بھی کم فارم پُر ہوئے۔ (اب اگر جائزہ لیں تو وہ دو سو افراد بھی جماعت سے منسلک نہ ہوں گے) مگر اعلان ہمیشہ ٹارگٹ کے پورا ہونے کا کیا گیا۔ اب ۱۹۹۹ء کیلئے ٹارگٹ ایک کروڑ کا ہوگا۔ ڈبل والے فارمولے کے مطابق ۶۴ کا ڈبل ۱۲۸ ہونا تھا مگر ۵۰ لاکھ کی پچھلی بیعتوں کو ڈبل کرنے سے ۱۰۰ لاکھ ٹارگٹ رکھا ہوگا۔ اب بھی احتیاط یہ کی جائے گی کہ شک نہ پڑ جائے لہٰذا ۸۰ سے ۹۰ لاکھ بیعتوں کی نوید سنائی جائے گا۔ (درحقیقت نوید **ایک کروڑ** کی ہی سنائی گئی ہے!)

## عالمگیر بیعت

عالمگیر بیعت کا کیس ایسی اسٹیج پر آگیا ہے کہ اس کا پول کھلنے والا ہے۔ اب زیادہ دیر انتظار نہیں کرنا پڑیگا۔ راقم ۱۹۹۷ء میں بہاولپور گیا۔ خدام الاحمدیہ (نوجواں کی تنظیم) کے قائد سے ملاقات ہوئی۔ پوچھا آپ کی بیعتیں کیسی جا رہی ہیں؟ اسنے بتایا صرف پچھلے سال ۱۲۰۰ بیعتیں ہوئی ہیں۔ واضح رہے کہ ان کی مرکزی عبادتگاہ میں ۲ سو سے زائد افراد کی گنجائش نہیں۔ اس سے پوچھا گیا کہ ۱۲۰۰ میں سے کتنے سو افراد جمعہ کی نماز کیلئے آتے ہیں؟

کہنے لگا ۳،۴ افراد۔ راقم نے کہا کہ باقی سارا کچرا ہے، گند ہے۔ جو جمعہ کیلئے نہ آئے اسے کیا کرنا ہے؟ اس پر وہ خاصا پریشان ہوا اور کہنے لگا کہ یہ بات تو درست ہے کہ ۱۲۰۰ میں سے کوئی بھی نہیں آتا مگر پھر ۱۲۰۰ بیعتیں کیسے ہوئیں؟ پھر پوچھا کہ اب ۱۹۹۷ میں جو ٹارگٹ ملا لازماً ڈبل ہوگا یعنی ۲۴۰۰؟ اب تک کتنی بیعتیں ہوئیں؟ کہنے لگا ابھی تک تو کوئی نہیں ہوئی! یہ اپریل ۱۹۹۷ء کی بات ہے۔ یعنی متوقع اعلان سے ۳ ماہ قبل! اب ساری جماعت خصوصاً پاکستان میں آرام کر رہی ہے۔ ٹارگٹ مل جاتا ہے کام کچھ بھی نہیں ہوتا، لندن میں اعلان ہو جاتا ہے کہ ٹارگٹ پورا ہو گیا ہے اور پھر اگلے سال کا ٹارگٹ ڈبل ہے۔

اب اس کھیل کے اختتام کا وقت آ گیا ہے ۱۹۹۳ء سے ۱۹۹۸ء تک اعلان کردہ تعداد کے مطابق ایک کروڑ ۲ لاکھ افراد نئے احمدی ہو چکے ہیں۔ ۱۹۹۹ء میں متوقع اعلان کے مطابق اس سال تک ۲ کروڑ احمدی ہو چکے ہونگے۔ اب احباب جماعت کی آنکھیں کھلنے کا وقت آ گیا ہے کہ وہ دیکھیں دھڑا دھڑ بیعتیں ہو رہی ہیں ہر ضلع کو ٹارگٹ ملتا ہے اور اعلان کر دیا جاتا ہے کہ ٹارگٹ پورا ہو گیا ہے۔ اب تک ہونے والی بیعتوں کی تعداد ہر ضلع کی اصل تعداد سے کئی گنا زیادہ ہے تو کہاں ہیں وہ احمدی؟

## اگر ابھی تک آنکھیں نہیں کھلیں تو آگے پڑھئے !!

جماعت کے اس فارمولے کے مطابق ۲۰۰۰ء میں ۲ کروڑ احمدی ہوں گے جبکہ ۲۰۰۱ء کا ٹارگٹ ۴ کروڑ ہوگا اور اگر اس میں احتیاط کا پہلو سامنے رکھ کر اعلان کیا جاتا رہا تو ۲۰۱۰ء میں صرف ایک سال میں ۵ ارب لوگ احمدی ہوں گے جبکہ دنیا کی کل آبادی چھ ارب ہے۔ اس فارمولے کے مطابق ۲۰۱۰ء تک کل ۱۱ ارب احمدی ہو چکے ہوں گے۔ امریکہ یورپ اور باقی دنیا کے تمام دانشور اور تمام ادارے بے بس ہو جائیں گے کہ چھ ارب تو وہ آبادی ہے جس میں کروڑوں عیسائی ہیں، مسلمان ہیں، کچھ ہندو، کچھ بدھ مت کے ماننے والے وغیرہ اور اب گیارہ ارب احمدی بھی ہو گئے۔ گویا اب تو دنیا کی آبادی ۱۷ ارب ہو گئی ہے۔ آبادی کو کنٹرول کرنے والے، حساب رکھنے والے اور ڈیٹا (DATA) تیار کرنے والے تمام ادارے حیران رہ جائیں گے کہ صرف ۱۲ سالوں میں دنیا کی آبادی تین گناہ ہو گئی ہے جبکہ ان لوگوں کو دوربین سے بھی وہ گیارہ ارب احمدی نظر نہیں آئیں گے۔

اگر مرزا طاہر احمد صاحب نے کوئی لحاظ نہ کیا اور ڈبل کا فارمولا جاری رکھا تو ۲۰۱۰ء میں صرف ایک سال میں ۲۶ ارب لوگ احمدی ہوں گے۔ یہ کسی بھی ایٹمی دھماکے سے زیادہ دنیا کو متاثر کرنے والا دھماکہ ہوگا کیونکہ دنیا کی کل آبادی تو چھ ارب ہے جب کہ آئندہ دس سالوں میں صرف احمدی ہونے والے افراد ۵۰ ارب ہوں گے جبکہ اصلی چھ ارب برقرار رہیں گے۔

اگر جماعت آئندہ اعداد و شمار کی الجھن سے بچنے کیلئے ۲ کروڑ پر اکتفا کرتی ہے اور ہر سال ۲ کروڑ کا ہی اعلان کرتی ہے تو یہ جماعت کی اساس اور نظریہ کے خلاف ہوگا۔ کیونکہ جماعت کا بنیادی نظریہ یہ ہے کہ خدائی جماعت ہے جو بھی تحریک شروع کی جائے وہ ضرور کامیاب ہوتی ہے، دنیا ادھر سے ادھر ہو جائے، ''خدائی تحریک'' ضرور کامیاب ہوتی ہے۔ اب اگر دو کروڑ پر جماعت رک جاتی ہے تو جماعت پر حرف آتا ہے کہ اس نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے اور تمام سرگرمیاں ماند پڑ گئی ہیں۔ اگر جماعت میں یا مرزا طاہر احمد صاحب کو مشورہ دینے والوں میں کوئی سائنس یا شماریات کا ماہر ہوا تو وہ انہیں بتا سکتا ہے کہ پہلے فارمولے (ڈبل والے) سے گراف تیزی سے اوپر کو اٹھتا ہے اور چند مرحلوں بعد بلندیوں کو چھونے لگتا ہے اور اب (۲ کروڑ پر اکتفا کرنے سے) یہ افقی لائن پر آ گیا ہے جو جمود کو ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً اگر ۲ کروڑ سے ڈبل والے فارمولے کے ساتھ چلا جائے تو ۱۰ سال بعد ایک سال میں ۱۰۲۴ کروڑ احمدی ہوں گے اور کل ۱۰ سالوں میں ۲۰۹۶ کروڑ احمدی ہوں گے اور اگر ۲ کروڑ پر رک کر ہر سال اتنے کا ہی اعلان کیا جاتا رہے تو ۱۰ سالوں میں کل ۲۰ کروڑ احمدی ہونگے جو کہ اوپر والی تعداد کا ۹ فیصد بنتا ہے۔ گویا جماعت کی کارکردگی ۹۹ فیصد کم ہو گئی۔ ایسی صورت میں جماعت احمدیہ کے خدائی جماعت ہونے کا دعویٰ غلط ثابت ہو جائے گا۔

اب صورتِ حال یہ ہے کہ ہر ضلع کو جماعت کی کل تعداد سے ۱۵ گنا زیادہ کا ٹارگٹ پچھلے چھ سالوں میں مل چکا ہے اور بقول مرزا طاہر احمد صاحب کے یہ ٹارگٹ پور ابھی ہو چکا ہے۔ اب احبابِ جماعت کو یہ دیکھنا چاہیئے کہ اگر چھ سال پہلے ان کی عبادتگاہ میں عید کے دن ۱۰۰ افراد آتے تھے تو کیا اب ۱۵۰۰ یا ۱۶۰۰ افراد آتے ہیں؟ اس پر غور کرنے کے بعد یقیناً ان کو مایوسی ہوگی۔ وہ دیکھیں گے کہ ۱۵۰۰ تو کیا ۱۵ افراد بھی نہیں جن کا نیا اضافہ ہوا ہے۔ اب وہ یہ خیال کریں گے کہ جماعت تو جھوٹ نہیں بول سکتی اصل میں ہمارے علاقے کی جماعتیں سست ہیں، ادھر تو احمدی نہیں بڑھے، دوسرے شہروں میں ضرور ہوئے ہوں گے۔ اب جناب آپکے کئی رشتہ دار دوست دوسرے شہروں میں ہونگے ان سے یہی سوال پوچھئے تو پتہ چلیگا کہ وہ بھی یہی سمجھ رہے ہیں کہ دوسرے شہروں میں لوگ احمدی ہو رہے ہیں۔ پورے پاکستان کا جائزہ لینے کے بعد بھی آپ جماعت کو جھوٹا نہیں سمجھیں گے کیونکہ آپ کے خون میں یہ شامل کر دیا گیا ہے کہ احمدی جھوٹ نہیں بولتے حالانکہ بات بالکل الٹ ہے۔

اب اگر آپ کے دوست رشتہ دار لندن (انگلینڈ) میں ہوں تو ان سے پوچھیں کہ آپ کے علاقے میں کتنے انگریز (گورے) پچھلے سالوں میں احمدی ہوئے ہیں تو یقیناً آپ کو سخت مایوسی ہوگی۔ ان کا جواب ہوگا کہ دوسرے ملکوں میں ہو رہے ہیں۔ اب آپ خود غور کریں کہ جہاں مرزا طاہر احمد صاحب ۱۵ سال سے مقیم ہیں، جہاں جماعت کا ہیڈ کوارٹر بنا ہوا ہے وہاں پر بھی اگر ٹارگٹ پورا نہیں ہوا اور جس ملک میں پہلے ہیڈ کواٹر تھا یعنی پاکستان، اس میں بھی ٹارگٹ پورا نہیں ہوا تو پھر دو کروڑ نئی ہونے والی بیعتیں کہاں ہوئی ہیں؟ کسی ایک افریقی ملک میں تو ہو نہیں سکتیں کیونکہ ان ملکوں کی تو اپنی آبادی ہی کم ہے اور اگر اس مقدار کو ۵،۶ ملکوں میں تقسیم کر دیا جائے تو یہ ایک حیران کن خبر بنتی ہے جس نے پوری دنیا کو ہلا کر رکھ دینا تھا کہ ان کی ایک چوتھائی آبادی احمدی ہو گئی۔

جب پاکستان کی جماعتوں کو ہر سال ٹارگٹ مل رہا ہے اور پورا بھی نہیں ہو رہا تو ٹارگٹ کے مکمل ہونے میں اچھی خاصی کمی ہونی تھی مگر اعلان ہوتا ہے کہ ٹارگٹ پورا ہو گیا ہے۔ یہ جماعت کا ایسا جھوٹ ہے جس کا پول کھلنے والا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اس جھوٹ سے احمدی حضرات کو ایک بڑا سہارا ملتا ہے، مورال بڑھتا ہے اور احمدیت کو چھوڑنے کیلئے پر تولنے والے حضرات کچھ دیر کیلئے پروگرام ملتوی کر دیتے ہیں۔ مگر جب جماعت کا تعلیم یافتہ اور باشعور طبقہ یہ دیکھے گا کہ ایک ایسی جماعت جس کا دعویٰ ہے کہ اسلامی تعلیم کا حسین نمونہ اس

جماعت میں ہے، اس کا یہ حال ہے کہ وہ بڑا سنجیدہ جھوٹ بول رہی ہے تو یقیناً پھر جوق در جوق احمدی لوگ جماعت سے خارج ہوں گے۔

اگر آپ کسی ایسے گاؤں کا جائزہ لیں جہاں ۵ یا ۷ گھر احمدیوں کے ہوں تو آپ کو یہ بات ضرور ملے گی کہ پہلے فلاں فلاں گھر یا خاندان احمدی ہوتا تھا، پھر بعد میں مسلمان ہو گیا۔ فلاں گھر میں احمدی عورت آئی اور بعد میں مسلمان ہوگئی، فلاں عورت نے احمدی مرد سے شادی کی مگر اس عورت کے اثر سے مرد بھی مسلمان ہوگیا۔

## اصل بات یہ ہے کہ:

اصل بات یہ ہے کہ کوئی جب آدمی "شوشہ" چھوڑتا ہے، نیا مذہبی آئیڈیا دیتا ہے تو خاصے لوگ اس کے گرد جمع ہو جاتے ہیں پھر جب حقیقت انکے سامنے کھلتی ہے تو وہ آہستہ آہستہ پیچھے ہٹتے چلے جاتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے جب امام مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو دیہات کے لوگوں نے (جو یقیناً ان پڑھ تھے) اس پُرکشش نعرہ کو سنتے ہی بغیر کسی تحقیق کے فوراً قبول کرلیا کیونکہ مسلمان تو ایک امام مہدی کے منتظر تھے ہی۔ جونہی پتہ چلا کہ ایسا کوئی دعوے دار آگیا ہے تو فوراً قبول کرلیا۔ مرزا صاحب نے ۱۸۸۹ء میں باضابطہ بیعت کا آغاز کیا۔ ۱۹۰۲ء تک اچھی خاصی جماعت پیدا کرلی۔ جہلم میں مولوی برہان الدین صاحب جہلمی، جو نیا محلّہ میں ایک مسجد کے امام تھے، ۱۸۹۱ء میں بیعت کر آئے اور آکر اپنے شاگردوں کو بھی احمدیت میں شامل کرلیا۔ محمود آباد کے تمام بڑے اس مسجد میں قرآن وغیرہ پڑھنے جایا کرتے تھے، وہ سب مولوی برہان صاحب جہلمی کی وجہ سے احمدی ہو گئے۔ نبوت کا دعویٰ تو مرزا صاحب نے ۱۹۰۲ء میں کیا۔ جب مولوی برہان صاحب جہلمی اور دیگر لوگ مرزا صاحب کو اپنا پیر مان چکے تھے، تو انہوں نے اپنے پیر صاحب کے نئے دعوے کو عقیدت کی وجہ سے مسترد نہ کیا۔ پھر مرزا صاحب کی ظلّی اور بروزی اصطلاحات نے کسی کو بھی انکار کرنے نہ دیا، کیونکہ ان نئی اصطلاحات نے علماء کو کنفیوز کردیا۔ مرزا صاحب کی وفات کے بعد جماعت کے افراد آہستہ آہستہ جماعت چھوڑتے چلے گئے۔ مگر اس دوران چندوں کے لامتناہی سلسلہ نے ایک ایسے نظام کو جنم دیا جو کہ وقتاً فوقتاً مرکز سے انسپکٹرز آکر چندہ جمع کرنے، حساب چیک کرنے، جماعت کو منظّم رکھنے اور جماعت سے دور افراد کو چندہ دہندگان میں شامل کرنے کیلئے انکے گھروں تک بار بار چکر لگا کر جماعت کے قریب کرنے کا سبب بنا۔

۱۹۱۴ء میں مرزا غلام احمد قادیانی کے بڑے صاحبزادے مرزا بشیر الدین محمود، جو کہ اس وقت ۲۵ رسال کے تھے، مرزا صاحب کے دوسرے جانشین (خلیفہ) بنے۔ انہوں نے جماعت کو منظّم کرنے میں بہت اہم کردار ادا کیا۔ تنظیمیں، نئے ادارے، نئے چندے اور نئی اسکیمیں شروع کیں۔ ۱۹۶۵ء میں ان کی وفات تک جماعت خاصی منظّم ہو چکی تھی۔ اسکے بعد مرزا ناصر احمد صاحب کے دور میں پورے پاکستان میں جماعت کم ہونا شروع ہوگئی۔ ۱۹۷۴ء میں پورے پاکستان میں جماعت کا حجم بہت سکڑ گیا۔ ۱۹۸۲ء میں مرزا طاہر احمد نے انتظام سنبھالا تو جماعت میں زبردست جوش پیدا کردیا۔ انہوں نے جماعت کو یہ فلسفہ دیا کہ اگر صرف ۱۰ فیصد آبادی احمدی ہو جائے تو حکومت جماعت کے ہاتھ آسکتی ہے۔ ۱۹۸۲ء تا ۱۹۸۳ء ہر جماعت میں تبلیغ کیلئے ایک زبردست جوش پیدا کردیا۔ ہر جوان کو ایک ایک احمدی کرنے کا ٹارگٹ دیا گیا۔ ہر فرد کو اپنے گھر میں غیر احمدیوں کو چائے وغیرہ کی دعوت پر بلا کر تبلیغ کرنے کا پابند کیا اور جماعت نے بھی اس پر پوری طرح عمل کر کے خوب محنت کی مگر نتیجہ مایوس کن رہا۔ راقم اُس وقت پنجاب یونیورسٹی کے احمدی طلباء کا قائد (ذعیم) تھا اور علامہ اقبال ٹاون، گارڈن ٹاون اور ماڈل ٹاون پر مشتمل جماعتی قیادت کا ایک اہم رکن تھا لہٰذا یہ باتیں ذاتی علم اور مشاہدے پر مبنی ہیں۔

## کاش احمدی ان تلخ حقائق پر توجہ دیں!

اب صورتحال یہ ہے کہ باقی ماندہ احمدیوں کی چار نسلیں گزر چکی ہیں اور اب نئی نسل جو کہ نسل در نسل احمدی ہے اس کا جماعت چھوڑنا خاصا تکلیف دہ ہے۔ جس طرح ایک ہندو کے گھر میں پیدا ہونے والا ہندو مذہب کو ہی سچا سمجھتا ہے بے شک وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرلے، دہریہ اپنے غیر مذہبی نظریہ پر قائم رہتا ہے۔ پارسی، سکھ، عیسائی اور یہودی گھرانوں میں پرورش پانے والے افراد اپنے اپنے مذہب پر قائم رہتے ہیں۔

احمدی یہ جانتے ہیں کہ جماعت میں چندوں کی بھرمار پر بڑا زور ہے مگر اسلام کا بنیادی رکن زکوٰۃ بالکل نظر انداز کردیا گیا ہے۔ تحریک جدید، وقف جدید، چندہ عام اور دیگر چندوں پر امامِ جماعت کے کئی درجن خطبے مل جائیں گے مگر زکوٰۃ پر کوئی خطبہ دریافت نہ ہوگا۔ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے خطابات تو ملیں گے مگر حج یا مناسکِ حج کے بارے میں کوئی خطبہ نہ ملے گا۔ جماعت کے تمام مرکزی عہدوں پر مرزا صاحب کے خاندان کے افراد کا قبضہ ہے۔ ان کے لئے کسی قابلیت کی ضرورت نہیں، جبکہ انکے نیچے کام کرنے والے جامعہ احمدیہ سے سات سالہ کورس کرنے کے علاوہ ۱۰/۲۵ سالہ فیلڈ کا تجربہ بھی رکھتے ہیں۔ جماعت کے بنیادی عہدوں یعنی مقامی امیر جماعت اور اس کی مجلس عاملہ کیلئے عہدے کا حقدار صرف وہی ہوگا جو چندے کا بقایادار نہ ہو، بے شک وہ اخلاقی و مذہبی تعلیم کے حوالے سے کیسا ہی کیوں نہ ہو، جبکہ ایک نیک متقی اسلامی شعار کا پابند، اگر مالی کمزوری کی وجہ سے چھ ماہ سے زاید چندے کا بقایادار ہے، تو نہ وہ ووٹ دے سکتا ہے نہ عہدہ لے سکتا ہے۔ تقویٰ اور پرہیزگاری پر پیسے کو ترجیح ہے۔ اس کے علاوہ بہت سی دوسری جماعتی زیادتیاں زبان زدِ عام ہیں، جن کو مضمون کی طوالت کی وجہ سے کسی اور مضمون کیلئے اٹھا رکھتا ہوں۔ ان سب خرابیوں کو جانتے ہوئے بھی وہ خاموش ہیں۔

جب سے پاکستان میں احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے مسلمانوں اور احمدیوں میں خاصی دوری پیدا ہوگئی ہے۔ جہاں کوئی مسلمان احمدی ہونے کی جرأت نہیں کرتا وہاں احمدی بھی اس دوری کو پار کرنے کی ہمت نہیں رکھتے۔ خدا تعالیٰ احمدی نوجوانوں کو ہمت دے کہ وہ اس دوری کو عبور کر کے مسلمان ہو جائیں۔ آمین۔

جب ہم مرزا غلام احمد قادیانی، انکے خلفاء اور جماعتِ احمدیہ کی تحاریر و تقاریر کا جائزہ لیتے ہیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ جماعت کے مقاصد کے حصول کیلئے سب سے زیادہ جس چیز کو قربان کیا جاتا ہے وہ حقائق اور اعداد و شمار ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کے دور سے آج تک جماعت کے کرتا دھرتا انکی اس سنت پر عمل کرتے چلے آرہے ہیں۔ پروفیسر منوّر کے مندرجہ بالا مضمون نے جماعت کی ان دھاندلیوں کا بخوبی انکشاف کیا ہے۔ آیئے ماضی کے بعض حقائق کا مختصراً جائزہ لیتے ہیں۔

## **اعدادوشمار کا کھیل اور جماعتِ احمدیہ**

مرزا طاہر احمد قادیانی، امیر جماعتِ احمدیہ، فرماتے ہیں:

''میری اس ۱۶ سالہ خلافت میں خدا تعالیٰ کے بے حد و بیشمار فضل نازل ہوئے ہیں۔ صرف ایک سال میں **۳۰ لاکھ** آدمیوں کا احمدی ہوجانا وہ فضل ہے جو بڑی بڑی امیر قومیں کے خواب میں بھی نہیں آیا۔''

(مرزا طاہر کا بیان مورخہ ۱۰ رجون ۱۹۹۸ء، الفضل انٹرنیشنل مورخہ ۲۶ رجون تا ۲ جولائی ۱۹۹۸ء ص ۴)

''اب جو زمانہ آگیا ہے اس میں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت **کروڑ** سے بہت آگے بڑھ چکی ہے اور ایسے دن آنے والے ہیں جبکہ ہر سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے کروڑوں انسان جماعت میں داخل ہونگے۔''

(مرزا طاہر کا بیان مورخہ ۱۰ رجون ۱۹۹۸ء، الفضل انٹرنیشنل مورخہ ۲۶ رجون تا ۲ جولائی ۱۹۹۸ء ص ۶)

''صرف ایک سال کے عرصے میں خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ تمام عالم میں **ایک کروڑ آٹھ لاکھ بیس ہزار دو صد چھبیس** افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے!''

(الفضل انٹرنیشنل مورخہ ۱۳ راگست تا ۱۹ اگست ۱۹۹۹ء)

حال ہی میں ایک قادیانی صاحب نے انٹرنیٹ پر لکھا کہ:

''اگر احمدیت غلط ہے تو لوگ ہجوم کر کے احمدیت میں کیوں داخل ہو رہے ہیں؟ گذشتہ سال (۱۹۹۸ء) سے اب تک **ایک کروڑ** لوگ احمدیت میں داخل ہو چکے ہیں اور جماعت کے امیر کو بشارت ہوئی ہے کہ ہر سال یہ تعداد دگنی ہوتی جائے گی.....''

ایک کروڑ!!! کیا یہ واقعی سچ ہے؟ کیا کوئی ایسا ذریعہ ہے کہ قادیانیوں کے ان دعووں کی تصدیق کی جا سکے؟ قادیانیوں کی عالمی مردم شماری یقیناً ایک ناممکن امر ہے مگر پروفیسر منوّر صاحب کا مضمون یقیناً حق کے متلاشی کی آنکھیں کھولنے کیلئے کافی ہے۔ اسکے علاوہ ماضی کا ریکارڈ بھی جماعتِ احمدیہ کے ان بلند بانگ دعوؤں کا پول کھولنے کیلئے کافی ہیں۔ آیئے جماعت کے ماضی پر ایک نظر ڈالیں۔

### **پچاس اور پانچ: بس ایک نقطہ کا فرق!!**

عددوں سے کھیلنا قادیانیوں کے پیغمبر کی سنت ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مسلمانوں سے پچاس جلدوں میں براہینِ احمدیہ لکھنے کا وعدہ کر کے پیشگی رقم وصول کر لی۔ ۱۸۸۰ھ سے ۱۸۸۴ھ تک چار جلدیں لکھنے کے بعد براہینِ احمدیہ کا لکھنا موقوف ہو گیا اور باوجود پیشگی رقم ادا کرنے والوں کے احتجاج کے اگلے ۲۵ برسوں میں تقریباً ۸۰ دیگر کتابیں لکھ کر فروخت کیں۔ پچیس سالوں بعد براہینِ احمدیہ کا پانچواں حصہ لکھا۔ اس کے دیباچہ کے مندرجہ الفاظ لکھے:

''پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا۔ اور چونکہ پچاس ۵۰ اور پانچ ۵ میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اسلئے پانچ حصّوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔''

(براہینِ احمدیہ، حصّہ پنجم، دیباچہ، روحانی خزائن جلد ۲۱ ص ۹)

### **اربعین چالیس حصّوں کا وعدہ مگر چار پر ختم:**

''جس طرح ہمارے خدائے عزّ وجل نے اوّل پچاس نمازیں فرض کیں پھر تخفیف کر کے پانچ کو بجائے پچاس کے قرار دیدیا۔ اسی طرح میں بھی اپنے ربّ کریم کی سنت پر ناظرین کیلئے تخفیف تصدیع کر کے نمبر چار کو بجائے نمبر چالیس کے قرار دیتا ہوں اور اپنی جماعت کیلئے چند نصیحتوں پر ختم کرتا ہوں۔'' (اربعین نمبر ۴، روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۴۴۲)

### **جماعت کی تعداد اور مرزا غلام قادیانی کی لفّاظی**

مرزا صاحب نے اپنی حیات میں جماعت کی تعداد کے بارے میں مختلف مواقعوں پر مختلف اعدادوشمار دئے ہیں۔ مثلاً لکھتے ہیں:

''خدا نے میری جماعت سے پنجاب اور ہندوستان کے شہروں کو بھر دیا۔ چند سالوں میں ایک لاکھ سے بھی زیادہ اشخاص نے میری بیعت کی۔''

(رسالہ تحفۃ الندوہ مطبوعہ ۱۹۰۲ء، روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۱۰۱)

''میں خلفاً کہہ سکتا ہوں کی کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں ایسے ہیں کہ سچّے دل سے میرے پر ایمان لائے ہیں۔ اور اعمالِ صالحہ بجالاتے ہیں اور باتیں سننے کے وقت اسقدر روتے ہیں کہ انکے گریبان تر ہو جاتے ہیں۔'' (سیرت المہدی حصّہ اوّل ص ۱۶۵ مصنّف مرزا بشیر احمد قادیانی ابنِ مرزا غلام قادیانی)

''ہر ایک پہلو سے خدا نے مجھے برومند کیا چنانچہ ہزارہا شکر کا یہ مقام ہے کہ قریباً چار لاکھ انسان اب تک میرے ہاتھ پر اپنے گناہوں سے اور کفر سے توبہ کر چکے ہیں۔'' (تتمہ حقیقت الوحی مطبوعہ ۱۹۰۷ء، روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۵۵۳)

''میں اپنی جماعت کے لوگوں کو جو مختلف مقامات پنجاب اور ہندوستان میں موجود ہیں جو بفضلہٖ تعالےٰ کئی لاکھ تک ان کا شمار پہنچ گیا ہے۔ نہایت تاکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ وہ میری اس تعلیم کو خوب یاد رکھیں جو قریباً ۲۶ برس سے تقریری اور تحریری طور پر انکے ذہن نشین کرتا آیا ہوں یعنی یہ کہ اس گورنمنٹ انگریزی کی پوری اطاعت کریں۔ کیونکہ وہ ہماری محسن گورنمنٹ ہے ان کی ظلّ ِ حمایت میں ہمارا فرقہ احمدیہ چند سال میں لاکھوں تک پہنچ گیا ہے اور اس گورنمنٹ کا احسان ہے کہ اس کے زیرِ سایہ ہم ظالموں کے پنجہ سے محفوظ ہیں۔'' ('اپنی تمام جماعت کیلئے ضروری نصیحت'، مجموعہِ اشتہارات جلد ۳ ص ۵۸۳)

اس قسم کے بلند بانگ دعوؤں میں قادیانی اخبارات بھی اپنے بانی سے پیچھے نہیں تھے۔

''(اے مسیح موعود) تیری ہمت اور تیرا استقلال تیرا عزم اس سے ظاہر ہے کہ اور نبیوں کیلئے تو صرف یہ بات منوانے کی ہوتی تھی کہ میں نبی ہوں۔ مگر

تیرے لئے دو مشکلیں تھیں۔ اوّل یہ کہ کوئی نبی آسکتا ہے۔ دوم یہ کہ میں نبی ہوں۔ آخر تو نے چار لاکھ آدمیوں کے جزوِ ایمان میں یہ بات داخل کردی۔'' (اخبار البدر قادیان جلد ۸ نمبر ۳۰ ص ۴ مورخہ ۲۰ رمئی ۱۹۰۹ء)

''کیا اس عبارت کو پڑھ کر ذرا بھی شبہ اس بات میں رہ سکتا ہے کہ ۱۹۰۹ء میں چار لاکھ کی جماعت حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود کو نبی مانتی تھی۔''

(اخبار الفضل قادیان جلد ۱۱ نمبر ۶۷ ص ۴ مورخہ ۳۶ رفروری ۱۹۲۴ء)

## میاں محمود خلیفہ قادیان کی قلابازیاں

بڑے میاں تو بڑے میاں، چھوٹے میاں سبحان اللہ!! خلیفہ دوم مرزا بشیر الدین محمود کیوں کسی سے پیچھے رہتے۔ فرماتے ہیں:

''جماعت کی تعداد اندازاً بتا سکتا ہوں۔ چار پانچ لاکھ کی جماعت ہے۔ غیر مبایعین (لاہوری جماعت) کے ساتھ ایک لاکھ آدمی ہوگا۔''

(میاں محمود خلیفہ قادیان کا بیان با جلاس سب جج عدالت گورداسپور مندرجہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۶، ۲۹ جون ۱۹۲۲ء، ماخوذ از قادیانی مذہب از الیاس برنی ص ۵۰۰)

''ہم چار لاکھ احمدی صفائے قلب کے ساتھ آپ (ہندوؤں) کے ہاتھ میں ہاتھ دینے کو تیار ہیں اگر آپ شرائط مندرجہ 'پیغام' پر کاربند ہونے کو تیار ہیں۔'' (خواجہ کمال الدین کا اعلان مورخہ ۱۵ جون ۱۹۰۸ء، پیغام صلح ص ۲۔ قادیانی مذہب ص ۵۰۱)

''مقدمہ اخبار مباہلہ میں قادیانی گواہوں نے قادیانیوں کی تعداد دس لاکھ بیان کی تھی ۱۹۳۰ء میں کوکب دری کے قادیانی مؤلف کے قول کے مطابق بیس لاکھ قادیانی دنیا میں موجود تھے۔ ستمبر ۱۹۳۲ء میں بھیرہ (پنجاب) کے مناظرہ میں مولوی مبارک احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان نے قادیانیوں کی تعداد پچاس لاکھ بیان کی۔ حال ہی میں عبدالرحیم درد قادیانی مبلغ نے انگلستان میں مسٹر فلبی کے سامنے بیان کیا تھا کہ پنجاب کے مسلمانوں میں غالب اکثریت قادیانیوں کی ہے۔ پنجاب میں قریباً ڈیڑھ کروڑ مسلمان آباد ہیں۔ اس حساب سے بقول عبدالرحیم صاحب گویا ۷۵ لاکھ سے بھی زیادہ قادیانی پنجاب میں موجود ہیں۔''

(رسالہ شمس الاسلام، بھیرہ پنجاب، جلد ۵ نمبر ۱۰ مندرجہ قادیانی مذہب ص ۵۰۱)

''خواجہ حسن نظامی صاحب کا دعویٰ کہ میاں (محمود احمد خلیفہ قادیان) صاحب بیس ہزار مریدوں کی فہرست کبھی نہیں دے سکتے کیونکہ خواجہ صاحب کے نزدیک کل ہندوستان میں احمدیوں کی تعداد اٹھارہ ہزار سے زیادہ نہیں ہے۔ معلوم نہیں خواجہ صاحب کو ایسے کون سے یقینی وجوہ ہاتھ آگئے کہ انہوں نے چار پانچ لاکھ کی جماعت کو اٹھارہ کی جماعت کہہ دیا۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ میاں صاحب کا یہ دعویٰ کہ وہ چار پانچ لاکھ کے امام ہیں قطعاً بے بنیاد ہے۔''

(اخبار پیغام صلح، لاہور مورخہ ۶ رفروری ۱۹۱۸ء مندرجہ قادیانی مذہب ص ۵۰۱)

لیکن سرکاری مردم شماری کا خدا بھلا کرے کہ جماعت کے اس سارے پراپگنڈے کا بھانڈا پھوڑ دیا۔ چنانچہ ۱۹۲۱ء کی مردم شماری میں قادیانیوں کی تعداد ۲۸۸۱۶ تھی ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں پنجاب میں قادیانیوں کی کل تعداد ۵۵۹۰۸ تھی۔

(رپورٹ پنجاب مردم شماری ۱۹۳۱ء حصہ اوّل، خان احمد حسن خان، سپرنٹنڈنٹ مردم شماری آپریشنز، پنجاب و دہلی)

بالآخر میاں محمود احمد قادیانی خلیفہ کو تسلیم کرنا پڑا کہ:

''جس وقت ہماری تعداد آج کی تعداد سے بہت کم یعنی سرکاری مردم شماری کی رو سے اٹھارہ سو تھی، اس وقت اخبار بدر کے خریداروں کی تعداد (۱۴۰۰) تھی۔ اِس وقت سرکاری مردم شماری ۵۶ ہزار ہے اور اگر پہلی نسبت کا لحاظ رکھا جائے تو ہمارے اخبار کے صرف پنجاب میں چار ہزار سے زائد خریدار ہونے چاہئیں۔'' (خطبہ میاں محمود خلیفہ قادیان، اخبار الفضل قادیان مورخہ ۵ راگست ۱۹۳۴ء قادیانی مذہب ص ۵۰۲)

''ہماری جماعت مردم شماری کی رو سے پنجاب میں ۵۶ ہزار ہے گویہ بالکل غلط ہے... مگر فرض کرلو کہ یہ تعداد درست ہے اور فرض کرلو کہ باقی تمام ہندوستان میں ہماری جماعت کے بیس ہزار فرد رہتے ہیں، تب بھی چھہتر ہزار آدمی بن جاتے ہیں۔''

(خطبہ میاں محمود، اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۱ رجون ۱۹۳۴ء، قادیانی مذہب ص ۵۰۲)

گویا کہ پچاس سال کی سعی اور تبلیغ کے بعد تمام ہندوستان میں خود خلیفہ صاحب کے حساب سے قادیانیوں کی فرضی تعداد زیادہ سے زیادہ چھہتر ہزار قرار پاتی ہے۔ کچھ عجب نہیں اگر جماعت اپنے نبی کی سنت پر عمل کرتے ہوئے دو صفر کا اضافہ کردیں اور جماعت کی تعداد یکایک ۷۵ ہزار سے ۷۵ لاکھ ہوجائے۔ یا جیسا کہ مرزا طاہر نے شروع کر رکھا ہے کہ ہر سال جماعت کی تعداد دگنی ہورہی ہے۔ ۱۹۹۸ء میں ۵۰ لاکھ، ۱۹۹۹ء میں ایک کروڑ!!! خدا کرے کہ قادیانی عوام ان حقائق کا جائزہ لیکر خوابِ غفلت سے بیدار ہوں۔

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
خوشبو آ نہیں سکتی کاغذ کے پھولوں سے

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

خیر اندیش ڈاکٹر سید راشد علی

Anti Ahmadiyya Movement in Islam
Dr. Syed Rashid Ali P O Box 11560, Dibba Al-Fujairah United Arab Emirates
http://alhafeez.org/rashid/ rasyed@emirates.net.ae Fax: +9719 244 2846